سوال : حضور اکرم ﷺ کی مدنی زندگی۔

جواب : یثرب عرب کا متمدن اور خوشحال شہر تھا۔ یہود اور دو قحطانی قبیلے، اوس و خزرج یہاں آباد تھے۔ یہ دو بھائیوں کی نسلیں تھیں لیکن آپس میں دست و گریباں رہتی تھیں۔ اسی زمانہ میں اسلام کی دعوت کا آغاز مکہ سے ہوا اور آفتاب اسلام کی کرنیں، یثرب کے افق پر چمکیں۔ ان دونوں قبائل کے لوگ ہر سال حج کے موقع پر مکہ آتے تھے اور آنحضور ﷺ سب کے ساتھ ان کے سامنے بھی اسلام کو پیش کرتے تھے۔ مسلسل کئی سال کی محنت کے بعد اوس و خزرج قبائل کے کچھ لوگ اسلام لائے۔ ان کے قبول اسلام سے یثرب میں اسلام کی ایک پشت پناہ جماعت پیدا ہوگئی۔ اس لئے آپ نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کے مرکز کو مکہ سے یثرب منتقل کردینے کا عزم فرمایا۔ ہجرت نبوی کے بعد یثرب میں مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے۔ مکہ سے جانے والے مسلمان مہاجر کہلائے اور یثرب میں جن لوگوں نے ان کی اعانت کی وہ انصار کے نام سے موسوم ہوئے۔ آنحضرت ﷺ جب ہجرت کرکے یثرب تشریف لائے تو وہاں آپ کا زبردست اور والہانہ استقبال کیا گیا اور اسی وقت سے یثرب مدینۃ النبی کہلانے لگا۔

آپ کی مدنی زندگی کا اہم ترین واقعہ، جنگ بدر کا معرکہ تھا۔ یہ کفر و اسلام کے مابین پہلا معرکہ تھا جس میں اللہ نے مسلمانوں کو کامیاب کیا اور اس کے بعد اسلام کی اشاعت کی راہ ہموار ہوگئی۔ آنحضور ﷺ کی مدنی زندگی میں کئی غزوات پیش آئے۔ مثلاً غزوۂ سویق یا غزوۂ بنی قینقاع وغیرہ۔ لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم اور معروف غزوۂ احد ہے۔ بدر میں قریش کے ستر (۷۰) افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اسی وجہ سے مکہ میں انتقام کا جوش اُبل رہا تھا۔ انہوں نے دوسرے سال بڑی تیاری کے ساتھ مدینہ پر فوج کشی کی۔ احد کے مقام پر سخت جنگ ہوئی، جس میں پہلے مسلمانوں کو فتح ہونے لگی مگر پھر ان کی کچھ خامیوں کے سبب یہ فتح، شکست میں بدل گئی۔ تاہم مقابلہ برابری کا رہا۔ مدینہ میں بیرونی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے ساتھ آپ اندرونی طور پر یہودیوں کی ریشہ دوانیوں اور ان کی سازشوں کا بھی مقابلہ کرتے رہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ یہودیوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش رچی تھی لیکن اللہ نے بروقت آپ کو خبردار کردیا اور آپ نے یہودیوں کے یہاں سے واپس آکر ان کے منصوبوں کو ناکام کردیا۔ ان بیرونی و اندرونی دشمنوں کے علاوہ منافقین کا اپنا ایک الگ گروہ تھا جو وقتاً فوقتاً عین وقت پر مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ان کی حوصلہ شکنی کرتے تھے۔ منافقین کے اس گروہ کا سردار عبداللہ ابن ابی تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے میں بھی اسی گروہ کا ہاتھ تھا۔ بعد میں اللہ نے خود ان کی سازشوں کا پردہ فاش کیا۔ آپ کی مدنی زندگی کا ایک بڑا واقعہ غزوۂ خندق بھی تھا جس میں پہلی بار مسلمانوں نے خندق کھود کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ عربوں میں خندق کھودنے کا رواج نہیں تھا۔

صلح حدیبیہ کا معروف واقعہ بھی آپ کی مدنی زندگی میں ہی پیش آیا جس کو اللہ نے "فتح مبین" قرار دیا۔ اور بعد کے واقعات نے یہ ثابت کردیا کہ واقعی یہ کھلی ہوئی فتح تھی۔ بلکہ دیکھا جائے تو فتح مکہ بھی اسی کا نتیجہ تھا۔ معاشرتی اعتبار سے آپ نے اپنی مدنی زندگی میں ہی اپنی دختر حضرت فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت علیؓ سے کیا۔ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ جو بدر میں بیوہ ہوگئی تھیں، آپ کے عقد میں آئیں۔ آپ کی مدنی زندگی کے دور ہی میں سلاطین و امراء کو اسلام کی دعوت پیش کی گئی۔ آپ نے چند صحابہ کو منتخب کرکے ان کی معرفت قیصر و کسریٰ، نجاشی، عزیز مصر اور مختلف امراء و سرداران قبائل کے پاس اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے دعوتی خطوط ارسال فرمائے۔ ان میں سے مختلف لوگوں پر آپ کی دعوت کا مختلف اثر ہوا۔ بعض نے مثبت انداز میں جواب دیا اور بعض نے منفی۔ جن لوگوں نے منفی انداز میں جواب دیا تھا ان لوگوں کی سلطنتوں پر اس کا منفی اثر پڑا۔ مثلاً ایران کے خسرو پرویز کی سلطنت بکھر گئی۔ آپ کی مدنی زندگی میں ہی غزوات کا ایک دوسرا سلسلہ بھی چلا جو غزوۂ خیبر سے شروع ہوکر جنگ موتہ پر ختم ہوتا ہے۔ تاہم فتح مکہ آپ کی مدنی زندگی کا گویا کلائمکس ہے۔

آنحضور ﷺ کی مدنی زندگی کے دور آخر میں عرب کے دو حصوں میں دو نئے فتنوں نے بھی سر اٹھایا۔ یہ جھوٹے مدعیان نبوت تھے۔ ان میں سے ایک مسیلمہ کذاب اور دوسرا اسود عنسی تھا۔ تاہم ان دونوں کو جلد ہی کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا۔ ۱۰ ہجری میں آپ کی علالت کا آغاز ہوگیا تھا جس کی وجہ سے آپ مستقل طور پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ اسی زمانے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کے غائبانے میں امامت کا فریضہ انجام دیا۔ اسی درمیان آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے کچھ نصیحتیں کیں۔ جس میں نماز کو وقت پر ادا کرنا اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک شامل ہے۔ وفات سے چند روز قبل آپ نے تمام اموال کو صدقہ کردیا۔ بالآخر ۱۲/ ربیع الاول کو آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ ﷺ۔

★★★